

338801-اگر کوئی مغرب سے قبل سوچتے اور اگر روز فجر کے بعد اٹھے تو کیا اس کا اگر دن کا روزہ صحیح ہو گا؟

سوال

کل میں مغرب سے پہلے سو گیا، اور فجر کے بعد میری آنکھ کھلی، تو کیا میں آج کے دن روزہ رکھ سکتا ہوں یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

مغرب کی نماز سے قبل سوکر آئندہ روز فجر کے بعد جا گئے والے شخص کا روزہ جسموراہ علم کے ہاں صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اس شخص کے رات کے حصے میں روزے کی نیت نہیں ہے، اور رات کا آغاز مغرب کے وقت سے ہوتا ہے۔

چنانچہ جسموراہ علم ہر روز کی الگ سے نیت کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں، لہذا ان کے ہاں ممینے کے آغاز میں ایک بار کی ہوئی نیت کافی نہیں ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص روزے کی نیت فجر سے قبل نہ کرے تو اس کا کوئی روزہ نہیں ہے۔) اس حدیث کو ابو داؤد: (2454) ترمذی: (730)، اور نسائی: (2331) نے روایت کیا ہے۔ نیز سنن نسائی میں یہ الفاظ بھی میں کہ: (جو شخص فجر سے پہلے رات کے حصے میں روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا کوئی روزہ نہیں) اس حدیث کو البانی نے صحیح ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیت کرنے کا طریقہ انتہائی سُل ہے کہ اگر مغرب اور فجر کے درمیان کسی بھی وقت دل میں خیال آیا کہ صحیح روزہ رکھنا ہے تو یہ اس کی روزے کی نیت ہو جائے گی، چنانچہ اگر کوئی شخص اس نیت سے کھاپی لیتا ہے کہ صحیح اس نے روزہ رکھنا ہے تو اس کی نیت ہو گئی ہے۔

تاہم مغرب سے قبل سوچنے والا شخص ان امور میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

لیکن دوسری طرف مالکی فقہاءِ کرام اور امام احمد سے ایک موقف کے مطابق پورے ماہ کے لیے ایک بار ہی آغازِ رمضان میں نیت کرنا کافی ہے۔

تو اس موقف کے مطابق مغرب سے قبل سوچنے والے شخص کا روزہ صحیح ہو جائے گا۔

جیسے کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (3/23) میں کہتے ہیں:

"ہر روزے کی الگ نیت شمار کی جائے گی، اس موقف کے امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور ابن المذرقائل میں۔"

جبکہ امام احمد سے مروی ہے کہ جب کوئی پورے ماہ کے روزے رکھنے کی ایک بار ہی نیت کرے تو یہ ایک بار نیت کرنا کافی ہو گا، یہی موقف امام مالک اور اسحاق رحمہما اللہ سے مروی ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے روزوں کی نیت ایسے وقت میں کی ہے جب روزوں کی نیت کرنے کا مناسب وقت تھا، اس لیے پورے ماہ کی یکبارگی کی ہوئی نیت بھی اسی طرح صحیح ہو گی جیسے کہ ہر روزے کی نیت رات کے وقت کرنا جائز ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ : چونکہ رمضان کے روزے واجب ہیں، اس لیے ہر روزے کی رات کو نیت کرنا اسی طرح ضروری ہے جیسے کہ فرض روزوں کی قضا میں رات کے وقت نیت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نیز اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ : ایک روزے کے فاسد ہونے سے پورے ماہ کے روزے فاسد نہیں ہوتے، نیز ہر روزے کے درمیان میں بہت سی ایسی چیزوں آتی ہیں جو روزے کے منافی ہیں، تو اس کا حکم بھی قضا جیسا ہوا، لہذا پہلے دن کے روزے کا حکم دوسرے دنوں کے روزوں سے الگ ہو گا۔ "ختم شد

تاجم ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ملکی فقہائے کرام کے موقف کو راجح قرار دیا ہے :

"ہر دن کے روزے کے لیے الگ سے نیت کرے، یعنی روزہ رکھنے کے لیے روزانہ نیت کرے، تو اس طرح رمضان میں ہر شخص کو 30 بار نیت کرنی پڑے گی۔

اس موقف کی بنابر : اگر کوئی شخص عصر کے بعد رمضان میں سو جاتا ہے اور آئندہ روز طلوع فجر کے بعد ہی بیدار ہوتا ہے تو ایسے شخص کا اس دن کا روزہ صحیح نہیں ہو گا؛ کیونکہ اس نے رات کے کسی بھی حصے میں روزے کی نیت نہیں کی۔

مؤلف رحمہ اللہ نے جو موقف ذکر کیا ہے، یہی موقف حلبلی فقہائے کرام کے ہاں مشور ہے۔

حلبلی فقہائے کرام کا کہنا ہے کہ : چونکہ روزہ ہر دن کا الگ اور مستقل عبادت ہے، یہی وجہ ہے کہ مثال کے طور پر : اتوار کے دن کا روزہ اس لیے فاسد نہیں ہو گا کہ سو موارد کا روزہ فاسد ہو گیا تھا۔

جبکہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ جن افعال میں تسلسل کی شرط ہے تو ایسے کام کے آغاز میں نیت کرنا کافی ہے بشرطیکہ کے درمیان میں کسی عذر کی بنابر تسلسل مقطع نہ ہو، اگر مقطع ہو گیا تو نیت دوبارہ کرے گا۔

اس بنابر اگر کوئی شخص رمضان کے آغاز میں پورا ماہ روزے رکھنے کی نیت کر لے تو اس کی یہ نیت پورے ماہ کے لیے کافی ہو جائے گی، چنانچہ کسی عذر کی بنابر تسلسل مقطع ہو جائے مثلاً : رمضان میں سفر پر چلا جاتا ہے تو سفر سے واپسی پر روزے کی الگ سے نیت کرے گا، سفر سے واپسی پر تجدید نیت ضروری ہے۔

یہی موقف زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے؛ کیونکہ تمام کے تمام مسلمان اسی طرح نیت کرتے ہیں کہ میں ابتداء سے آخر تک تمام روزے رکھوں گا۔

چنانچہ اگر حقیقی طور پر ہر رات میں روزے کی نیت نہ بھی ہو تو حکماً ایسا ہی ہے کہ ہر رات نیت کی تجدید ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اصل یہ ہے کہ نیت ہو جانے کے بعد خود بخود مقطع نہیں ہوتی؛ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کہا : اگر نیت میں تسلسل کسی مباح سبب کی وجہ سے مقطع ہو جائے اور وہ شخص دوبارہ روزہ رکھنے لگے تو لازمی طور پر تجدید نیت کرے۔

اس موقف پر دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے، اور لوگوں کے لیے اسی پر آسانی سے عمل کرنا ممکن ہے۔"

ماخذ از : "الشرح المعمّع" (356/6)

تاجم محتاط یہی ہو گا کہ جسمور علمائے کرام کے موقف پر عمل کیا جائے کہ دن کا بقیہ حصہ اسی طرح بغیر کھانے پیسے گزاریں، اور اس دن کی قضادے دیں۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ اگر کوئی شخص مغرب سے پہلے سو جائے اور فجر طلوع ہونے تک سویا رہے، تاجم اگر کوئی شخص رات کے کسی بھی حصے میں تھوڑی سی دیر کے لیے بیدار ہو اور یہ نیت ذہن میں لے آئے کہ میں نے صحیح روزہ رکھنا ہے تو تمام اہل علم کے ہاں مختلف طور پر اس کا روزہ صحیح ہو گا۔